87788 ـ امريكہ ميں قرآن مجيد تقسيم كرنے كا حكم

سوال

ميں عرب ملك سے تعلق ركھتا ہوں اور امريكہ ميں زير تعليم ہوں، شادى شدہ ہوں اور عارضى طور پر ايك مقامى اخبار تقسيم كرنے كے آفس ميں ملازم ہوں، حتى كہ تعليم مكمل كر كے اپنے ملك واپس چلا جاؤں جہاں ميرے خاندان والوں كو مال كى سخت ضرورت ہے، اس ملك ميں حلال كام كى فرصت نہ ہونے كے پيش نظر كيا يہ اخبار تقسيم كرنے كى ملازمت جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل ميں دلائل تو اس پر دلالت كرتے ہيں كہ حرام كام ميں معاونت كرنى جائز نہيں، چاہے وہ خريد و فروخت كے ذريعہ ہو يا اسے اٹھا كر يا اس كى ترويج كر كے، يعنى كسى بھى صورت ميں جائز نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى اور تقوى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور معصيت و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كے ساتھ تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدۃ (2).

اور اس ليے بھى كہ دلائل سے ثابت ہے كہ برائى كو روكنا واجب ہے، اور برائى كو ديكھ كر خاموش رہنے اور اس برائى كا اقرار كرنے والے شخص كى مذمت بھى كى گئى ہے، تو پھر برائى كے كام پر تعاون كرنے والے شخص كے متعلق كي سزا كيا ہے ؟!

اس ليے اہل علم كى ايك جماعت نے تو صراحت كى ہے كہ ہر وہ چيز جس سے معصيت و گناہ ميں تعاون ليا جا سكے اسے فروخت كرنا حرام ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس كا اجمال يہ ہے: جس شخص كے متعلق اعتقاد ہو كہ وہ اس جوس سے حرام كردہ شراب كشيد كرےگا تو

اسے وہ جوس فروخت کرنا حرام ہے "

پھر ابن قدامہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ چیز جس سے حرام کا مقصد ہو اس کا حکم بھی یہی ہے مثلا اہل حرب کفار کے لیے اسلحہ فروخت کرنا، یا ڈاکؤوں کو اسلحہ بیچنا یا فتنہ و فساد کے وقت، اور گانے بجانے کے لیے لونڈی فروخت کرنا، یا اسی طرح اسے کرایہ پر دینا، یا شراب فروخت کرنے کے لیے مکان یا دوکان کرایہ پر دینا، یا کنیسہ اور چرچ بنانے کے لیے گھر فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا، یا اسے آگ کا گھر بنانے کے لیے، اور اس طرح کے دوسرےحرام کاموں کے لیے، تو یہ حرام ہے، اور معاہدہ باطل ہوگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 154).

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور علماء کا مسلك ہے کہ ہر وہ چیز جس سے حرام کام کا ارادہ کیا جائے، اور ہر وہ تصرف جو معصیت و نافرمانی کی طرف لے جائے وہ حرام ہے، تو اس طرح ہر وہ چیز فروخت کرنی حرام ہو گی جس کے متعلق علم ہو جائے کہ خریدار کا مقصد اس کو ناجائز کام میں استعمال کرنا ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (9 / 213).

دوم:

یہ کوئی مخفی نہیں کہ ان ممالك میں اخبارات اور جرائد مباح اشیاء پر مشتمل ہوتے ہیں مثلا خبریں، یا مقالہ جات اور کالم، یا علمی موضوعات، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت ساری حرام اشیاء مثلا ننگی اور فحش تصاویر، اور فسق وفجور اور فحاشی کے اڈوں اور قمار بازی اور شراب نوشی کے اڈوں کی مشہوری اور اعلانات وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں، اور یہ حرام اشیاء بہت زیادہ ہیں، اور ان اخبارات کو خریدنے والے اکثر لوگوں کا مقصد بھی یہی حرام اشیاء ہوتی ہیں، تو اس لیے جو ایسے ہو اسے نشر اور عام کرنے اور تقسیم کرنے میں معاونت کرنا جائز نہیں.

ہمارے عزیز بھائی آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو شخص بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے چھوڑتا ہے تو اللہ تعالی اسےاس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ حلال روزی تلاش کریں ان شاء اللہ آپ کو مل جائیگی.

آپ سوال نمبر (89737) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو وہ کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند کرتا ہے.

واللہ اعلم .